بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تبلیغی جماعت کیلئے لمحہ فکریہ

محترم مسلمان بھائیو! میں ایک بہت اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جس کا فیصلہ آپ نے بھی نہایت ایمانداری اور انصاف کے ساتھ کرنا ہو گا۔ تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب کی مشہور کتاب فضائل اعمال (تبلیغی نصاب) تبلیغی جماعت" کی پسندیدہ، معتبر و مستند کتاب ہے۔ اور تبلیغی جماعت والے اس کتاب سے تعلیم (درس) دیتے ہوئے لوگوں کی اصلاح اور تربیت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن دوسروں کی اصلاح کی فکر کرنے والی تبلیغی جماعت اور نگران حضرات کو جب اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں سے آگاہ کیا جاتا ہے تو بجائے اس کے کہ ان سے رجوع و توبہ کریں، الٹی سیدھی تاویلات و حیلے بہانوں اور تحریفات کا سہارا لیتے ہوئے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تبلیغی جماعت والے جن مولوی زکریا صاحب کی کتاب فضائل اعمال کو اٹھائے چالیس چالیس دن، چھ چھ ماہ بلکہ سال سال گھروں سے دور گھومتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ اس کتاب کے اندر بے شمار ایسی باتیں عقائد و نظریات موجود ہیں جو ان کے اپنے (دیوبندی مسلک (تقویۃ الایمان، فتاوی رشیدیہ، بہشتی زیور) کے صریح خلاف ہیں۔ بہر حال یہ تو ان کے اپنے گھر کا مسئلہ ہے ہماری گزارش صرف اتنی سی ہے کہ مولوی زکریا صاحب کی کتاب فضائل اعمال میں "ذکر اور قراءت قرآن" کی سخت توہین کی گئی ہے۔ لیجئے خود عبارت پڑھ لیجئے زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ

فضائل اعمال کی مکمل عبارت

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ تعالی جل شانہ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام

ہوتا ہے جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت میں بھی ہو سکتی ہیں مثلاً زکوۃ کہ اس کی حقیقت مال خرچ کرنا ہے یہ خود ہی نفس کو اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ ہو تب بھی نفس کو شاق گزرے گا اسی طرح روزہ دن بھر بھوکا پیاسا رہنا صحبت کی لذت سے رکنا کہ یہ سب چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں غفلت سے بھی اگر متحقق ہوں نفس کی شدت (تیزی) پر اثر پڑے گا لیکن نماز کا **معظم حصہ ذکر ھے قرات قرآن ھے** یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو **مناجات یا کلام نہیں** ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں **ھذیان اور بکواس ھوتی ھے** کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع ...... الخ (فضائل اعمال باب سوم فضائل نماز ''آخری گزارشات'' کے تحت صفحہ ۳۶۹ کتب خانہ فیضی لاہور، تبلیغی نصاب صفحہ ۴۰۷ مکتبہ امدادیہ رائیونڈ) دیکھئے کس طرح ذکر اور قرات قرآن کو ہذیاں اور بکواس کی طرح کہا جا رہا ہے۔ حالانکہ صوفیا نے کسی کتاب میں ایسا نہیں لکھا تبلیغی جماعت والے اگر سچے ہیں تو صوفیہ کا حوالہ پیش کریں۔ یہ گستاخانہ عبارت تبلیغی مولوی زکریا کی اپنی تحریر کردہ ہے۔ اب اس عبارت پر ہم تبلیغی جماعت دیوبندیوں کے ہم مسلک ''جامعہ خیر المدارس ملتان'' کا فتویٰ پیش کرتے ہیں۔

﴿ دیوبندی جامعہ خیر المدارس کا فتوی ﴾

ایک شخص نے یہی عبارت مولوی زکریا اور فضائل اعمال کا حوالہ دیے بغیر تبلیغی جماعت کے ہم مسلک جامعہ خیر المدارس ارسال کیا۔ سوال وجواب ملاحظہ کیجئے۔

سوال: گزارش ہے کہ ہمارے علاقے کے مولوی صاحب نے ایک تبلیغی سلسلہ شروع کیا ہے اس نے ایک بات درج کی ہے جس پر علاقہ میں جھگڑا طول پکڑے ہوئے ہے آپ درج ذیل عبارت پڑھ کر شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔ ...... **مذکورہ عبارت** ......

جواب: دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ نمبر ۱۴۸ الجواب مورخہ ۱۷-۱۱-۱۴۲۱ھ

خط کشیدہ الفاظ موہم توہین ہیں اس کے قائل پر علانیہ توبہ واجب ہے

جب تک توبہ نہ کرے اسے مصلی پر کھڑا نہ کیا جائے، مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح مہر (دارالافتاء)

بندہ محمد عبداللہ عفر اللہ عنہ

مہر (دارالافتاء)

۷-۷-۱۴۲۳ مہر (دارالافتاء)

دیکھئے خود دیوبندی تبلیغی جماعت کے مفتیان نے اس عبارت کو توہین پر مبنی قرار دیا اور ایسے شخص (یعنی مولوی زکریا) کو علانیہ توبہ کرنے کا کہا ہے۔ اب مولوی زکریا صاحب تو بغیر توبہ کیے دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں یہ توہین تو ہمیشہ کیلئے ان کے سر پر رہی اور اس عبارت کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بے ادب و گستاخ قرار پایا۔

آخر تحریف کیوں؟

یاد رہے کہ تبلیغی جماعت والوں نے اب جدید ایڈیشن میں اس عبارت کو نکال دیا ہے اور تبدیل کر کے اس طرح لکھا کہ "ایسی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان ہوتی ہے" (ملاحظہ کیجئے جدید ایڈیشن کتب خانہ فیضی لاہور) بکواس کا لفظ جدید ایڈیشن میں نہیں لکھا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یقیناً مولوی زکریا صاحب کی اس عبارت میں "ذکر و قرات قرآن"

کی سخت توہین تھی ۔جسکی وجہ سے انہیں جدید ایڈیشن میں یہ الفاظ "بکواس" کے نکالنا پڑے ۔

☆ اگر یہ توہین پر مبنی نہ ہوتے تو اس کو خارج نہ کیا جاتا ۔اس کا خارج کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ خود تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک بھی یہ عبارت توہین پر مبنی ہے ۔

☆ یہ بھی یاد رہے کہ جب تک بے ادبی، گستاخی وتوہین سے توبہ نہ کی جائے اس وقت تک قائل بری الزمہ نہیں ہوسکتا جیسا کہ خود دیوبندی خیر المدارس والوں نے بھی اس عبارت پر علانیہ توبہ کا فتوی دیا۔ پھر یہ بے ادبی وتوہین تو زکریا صاحب نے کی تھی اور ان کی توبہ ثابت نہیں لہذا آج اگر کوئی تبلیغی مولوی رجوع کرتے ہوئے توبہ نامہ بھی شائع کردیتا ہے تب بھی مولوی زکریا صاحب کا بری الزمہ ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ توبہ تو صرف اس شخص کی ہوگی نہ کہ مولوی زکریا کی۔

☆ ایک اہم بات یہ بھی یاد رہے کہ جو تبلیغی حضرات اس توہین آمیز عبارت کو پڑھنے کے بعد توبہ کرنے کی بجائے محض مولیت پرستی اور ہٹ دھرمی کرتے ہوئے صرف عبارت تبدیل کر رہے ہیں وہ بھی اس توہین میں برابر کے شریک ہورہے ہیں اور آج دنیا میں تو اپنی توہین پر پردہ ڈال لیں گے لیکن کل بروز قیامت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس توہین کے ساتھ پیش کیے جائیں گے ۔اور اس توہین کی سخت سزا ان کو بھگتنا پڑے گی ۔لہذا دنیا وآخرت کی بہتری اسی میں ہے کہ توبہ کرتے ہوئے اس کے قائل مولوی زکریا اور ان کی اس توہین سے اپنے دامن کو پاک کرلیں۔

☆ دیوبندی خیر المدارس کے فتوی کے مطابق اس عبارت کو لکھنے والے شخص (یعنی مولوی

ذکریا) سے مسلمانوں کو دور رہنا چاہیے لہذا اب مولوی ذکریا کے پیروکار تبلیغی جماعت والوں سے اس وقت تک دور رہنا تمام مسلمانوں پر لازم ہے جب تک وہ ذکریا صاحب کا توبہ نامہ نہیں دکھا دیتے یا پھر مولوی ذکریا (کی تبلیغی جماعت) سے الگ نہیں ہو جاتے۔ ☆ جو تبلیغی حضرات اس عبارت کو پڑھنے کے بعد اس سے توبہ نہیں کرتے اور اسے صحیح سمجھتے ہیں وہ بھی اس توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں لہذا ان پر بھی وہی دیوبندی فتویٰ عائد ہو گا کہ ان سے مسلمانوں کو دور رہنا چاہیے اور ایسے حضرات کو مصلی پر ہرگز نہ کھڑا کیا جائے یعنی ان کے پیچھے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔

☆ ایک اہم بات یہ بھی یاد رہے کہ موجودہ ایڈیشن میں بکواس کا لفظ تو نکال دیا گیا ہے لیکن ''ہذیان'' کا لفظ اب بھی لکھا ہوا ہے لہذا اب عبارت کا مطلب یہ ہو گا کہ ''یہ چیزیں (ذکر و قرات) اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان ہوتی ہے'' لاحول ولا قوۃ۔ گویا تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک بکواس کے الفاظ میں تو توہین تھی جبھی اس کا نکال دیا لیکن اگر یہ کہا جائے کہ حالت غفلت میں ادا کی گئی نماز ''یہ مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان () ہوتی ہے'' تو اس میں توہین نہیں۔ استغفر اللہ۔ حالانکہ ذکر پاک اور قرات قرآن کو ہذیان کہنا بھی توہین ہے۔

﴿قرآن پاک و ذکر کی تعظیم و ادب کرنے والے مسلمانوں جواب دو﴾

مسلمانوں کیا تمہارا ایمان یہ گوارہ کرتا ہے کہ غفلت کی حالت میں جو ذکر و قرات قرآن کی جائے وہ ایسی ہی ہیں جیسے حالت بخار میں ہذیان ہوتی ہے؟ ہذیان کا لفظ کون سے اچھے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے کیا کوئی تبلیغی ہمیں بتائے گا؟ کیا اس عبارت میں توہین و بے ادبی نہیں یقیناً اس تحریف شدہ عبارت میں بھی توہین و بے ادبی ہے۔ لہذا توہین و بے ادبی پھر

بھی برقرار رہی۔اے مسلمانو!پوچھوان تبلیغی جماعت والوں سے کہ تم دنیا بھر میں تبلیغ (پس پردہ وہابیت) کا شور کرتے پھرتے ہو لیکن تمھاری اپنی حالت یہ ہے کہ تمھارے چوٹی کے مولوی زکریا نے "ذکر پاک اور قرات قرآن" کی سخت توہین کر رہے ہیں لیکن اس پر کبھی توبہ تک نہیں کی، کبھی اس غلطی سے رجوع نہیں کیا آخر کیوں؟ کبھی ایسے مولوی کو بے ادب نہیں کہا جو ذکر و قرات کی توہین کر رہا ہے آخر کیوں؟ یہ مولیت و مسلک پرستی نہیں تو کیا ہے؟

تبلیغی جماعت کا بائیکاٹ

لہذا جب تک اس عبارت کا معقول جواب نہیں دیا جاتا یا اس سے کھلی طور پر توبہ کرتے ہوئے مولوی زکریا سے لاتعلقی کا فتویٰ شائع نہیں کیا جاتا اس وقت تک تبلیغی جماعت سے کلی طور پر بائیکاٹ کیا جائے اور قرآن پاک اور ذکر پاک سے محبت، ادب واحترام کا ایمانی جذبہ اور حق ادا کیجیے۔ اللہ عزوجل ہمیں بے ادبوں سے محفوظ رکھے۔

مرتب: احمد رضا قادری سلطانپوری